اترپردیش اردو اکادمی
उत्तर प्रदेश उर्दू अकादमी

ماہنامہ

خبرنامہ

ستمبر ۲۰۲۵ء

اُترپردیش اُردو اکادمی

لکھنؤ

RNI 25039/72

اترپردیش اردو اکادمی

خبرنامہ

ستمبر ۲۰۲۵ء

جلد : ۵۴ شمارہ : ۳

ایڈیٹر : شوکت علی (سکریٹری)

معاون : ممتاز احمد (سپرنٹنڈنٹ)

زرسالانہ : پچاس روپے-/50

قیمت فی شمارہ : پانچ روپے-/5

upurduakademi.jaraid@gmail.com
upurduakademi3@gmail.com

ویب سائٹ
www.upurduakademi.in

خط وکتابت کا پتہ
سکریٹری، اترپردیش اردو اکادمی، وبھوتی کھنڈ
گومتی نگر لکھنؤ-226010
فون نمبر 0522-4022924

شوکت علی، سکریٹری، ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر نے امپریشن پرنٹ ہاؤس، لاٹوش روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر اردو اکادمی، وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر لکھنؤ سے شائع کیا۔

ترتیب



ڈاکٹر محبوب حسن
گورکھپور

اردو کا بے لوث خادم: ڈاکٹر ابھے کمار

اردو ہندوستان کی سرزمین میں پیدا ہوئی اور یہیں پلی بڑھی۔ وطن عزیز کی مشترکہ روایات اور گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینے میں اس زبان نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت میں مختلف مذاہب کے ادیبوں اور صحافیوں نے اپنی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اردو زبان کو پروان چڑھانے والے غیر مسلم قلمکاروں کی غیر معمولی کاوشیں ناقابلِ فراموش ہیں۔ اردو زبان وادب کی تاریخ کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر دور میں غیر مسلم تخلیق کاروں نے اس زبان سے اپنی والہانہ محبت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ شاعری اور فکشن کے ساتھ ساتھ اردو صحافت کے میدان میں بھی غیر مسلم قلمکاروں نے بیش بہا کارنامے انجام دیے ہیں۔ منشی پریم چند، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی، اوپندر ناتھ اشک، جوگیندر پال، سریندر پرکاش اور رتن سنگھ جیسے نامور تخلیق کاروں نے اردو فکشن کی روایت کو استحکام عطا کیا۔ اردو شاعری کی دنیا میں پنڈت دیا شنکر نسیم، پنڈت برج نرائن چکبست، جگن ناتھ آزاد، فراق گورکھپوری اور آنند موہن جتشی گلزار دہلوی وغیرہ کے نام نہایت عزت واحترام سے لئے جاتے ہیں۔ اردو تنقید، تحقیق اور صحافت کے میدان میں دیا نرائن نگم، منشی نول کشور، مالک رام، مولوی مہیش پرساد، گوپی چند نارنگ، چندر بھان خیال اور اجے مالویہ جیسے ادیبوں نے قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔

موجودہ دور میں اردو کے نوجوان قلمکاروں میں ڈاکٹر ابھے کمار کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار اردو زبان کے ایک بے لوث خادم ہیں۔ انہیں بچپن سے ہی اردو زبان سے خاص شغف رہا ہے۔ رکسول شہر کے قریب واقع اسلام پور بستی کی ایک مسجد کے امام صاحب کی سرپرستی میں اردو زبان سیکھنے کا سلسلہ شروع ہوا، جو وقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا گیا۔ موصوف گزشتہ دو دہائیوں سے اردو صحافت کی دنیا میں سرگرم اور فعال ہیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار کے صحافتی مضامین اور کالم اردو کے مختلف قومی اخبارات میں تواتر کے ساتھ شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کے مضامین حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تحریریں ترسیل کے ہر ممکنہ مسائل سے آزاد ہوتی ہیں۔ زبان وبیان اور اسلوب صاف ستھرا اور رواں ہوتا ہے۔ ان میں گہری سنجیدگی، جامعیت اور معروضیت کا احساس ابھرتا ہے۔

ڈاکٹر ابھے کمار کی پیدائش بہار کے مشرقی چمپارن کے شہر

رکسول میں 12 / دسمبر 1982 کو ہوئی۔ ان کے والد کا نام اُما کانت مشرا اور والدہ کا نام چمپا دیوی ہے۔ ان کے والد گاؤں کے ایک چھوٹے سے کاشتکار ہیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار نے اپنی ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول سے حاصل کی۔ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے لئے انہیں رکسول جانا پڑا۔ انھوں نے ہزاری مل ہائی اسکول، رکسول سے میٹرک اور راجا رام شاہ کالج سے انٹرمیڈیٹ کی تعلیم مکمل کی۔ گھر کے خراب مالی حالات کے باعث ڈاکٹر ابھے کمار کو کوئلے کی دکان میں کام کرنا پڑا۔ ان کے اندر بچپن سے ہی تعلیم کے تئیں گہرا شوق تھا۔ انھیں جب بھی کوئلے کی دکان پر وقت ملتا، اخبارات اور میگزین پڑھا کرتے تھے۔ اس دوران ان کا زیادہ تر وقت اردو اخبارات کے مطالعے میں ہی گزرتا تھا۔ پٹنہ سے شائع ہونے والا اخبار قومی تنظیم وہ باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ کچھ ہی عرصے بعد وہ قومی تنظیم کے لئے مضامین بھی بھیجنے لگے۔ جب مضامین کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا تو اردو زبان کے تئیں ان کی دلچسپی و محبت مزید بڑھتی گئی۔ رفتہ رفتہ انھوں نے اچھی اردو لکھنے کی صلاحیت پیدا کر لی۔ ڈاکٹر ابھے کمار کی ذہنی پرورش اور اردو دوستی میں مولانا نصر اللہ نے اہم کردار ادا کیا۔ وہ مراد آباد کے ایک معروف مدرسے سے فارغ التحصیل تھے اور اردو و عربی کے بڑے عالم تھے۔ روزگار نہ ملنے کے باعث رکسول میں پوسٹ آفس روڈ پر ایک چکن شاپ چلاتے تھے۔ ابھے کمار روزانہ ان کے پاس جاتے اور ان سے بہت کچھ سیکھا کرتے تھے۔

اردو کے تئیں شوق و ذوق کا یہ سلسلہ یوں ہی برقرار رہا اور جلد ہی وہ قومی تنظیم کے لئے مقامی خبریں بھیجنے لگے اور کوئلے کی دکان چھوڑ کر وہ باضابطہ اخبار کے نمائندے کے طور پر کام کرنے لگے۔ ان کی رپورٹنگ کی خاص بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ مظلوم اور پسماندہ طبقوں پر اپنی خاص توجہ مرکوز کرتے تھے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پی ٹی آئی کے بزرگ صحافی اجے تیواری نے انھیں مشورہ دیا کہ صحافت کے میدان میں کامیابی کے لئے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ انھوں نے اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان سیکھنے کا بھی مشورہ دیا۔ بزرگ صحافی اجے تیواری کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے ڈاکٹر ابھے کمار نے انگریزی آنرز کرنے کا فیصلہ کیا۔ رکسول سے انٹر پاس کرنے کے بعد موصوف نے آخر کار پٹنہ کا رخ کیا، جہاں رہائش کا کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ ایسی صورتِ حال میں وہ قومی تنظیم کے دفتر پہنچے۔ مدیر اشرف فرید اور اجمل فرید سے اپنی مجبوریاں بیان کیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار کے حالات سے واقف ہونے کے بعد اشرف فرید نے انھیں قومی تنظیم کے دفتر میں رہنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح قومی تنظیم کے دفتر میں قیام کرتے ہوئے ابھے کمار نے اے این کالج، پٹنہ سے گریجویشن کی ڈگری (انگریزی آنرز) فرسٹ کلاس سے حاصل کی۔

ڈاکٹر ابھے کمار کو اردو صحافت کی دنیا سے خاص دلچسپی رہی ہے۔ اردو کے ساتھ ساتھ ہندی اور انگریزی میں بھی ان کی صحافتی تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ صحافت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے موصوف نے دہلی کے مشہور صحافتی ادارے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ماس کمیونیکیشن (IIMC) میں داخلہ لیا۔ یہاں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انگریزی کے مشہور اخبار انڈین ایکسپریس سے وابستہ ہوئے۔ دورانِ ملازمت انھوں نے اقلیت، دلت اور دوسرے پسماندہ طبقات کے حقوق کی بازیافت کے لئے مضامین اور کالم لکھے۔ اپنی تحریروں کے ذریعہ ملک کے سنجیدہ اور نازک مسائل پر بے باکی کے ساتھ آواز بلند کی۔ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ، ڈاکٹر کمار نے اپنی

تحریروں کے ذریعے پسماندہ طبقات کے مسائل کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ اردو اخبارات کے قارئین کا ایک بڑا حلقہ ابھے کمار کے کالموں اور مضامین کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔

ڈاکٹر ابھے کمار ڈاکٹر کی تحریروں پر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اور دوسرے سیکولر و سوشلسٹ مفکرین کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ انھوں نے امبیڈکر، گاندھی، لوہیا اور مولانا آزاد جیسے دانشوروں اور مفکروں کی تحریروں کا براہ راست مطالعہ کیا ہے۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مضامین کا فکری دائرہ کافی وسیع ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابھے کمار اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار سے بھی واقف ہیں۔ وہ قومی اور بین الاقوامی منظر نامے پر رونما ہونے والے سیاسی مسائل پر بھی پورے اعتماد کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہیں۔

انڈین ایکسپریس سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کی جانب بھی دلچسپی بنی رہی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ سے سیاسیات میں ماسٹر کرنے کے بعد ملک کے مایہ ناز ادارے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی میں داخلہ لیا اور یہاں سے بین الاقوامی سیاست میں دوسرا ایم اے کرنے کے بعد سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ ان کے ڈاکٹریٹ کا موضوع ''مسلم پرسنل لا: تعریف، ماخذ اور مباحث'' ہے، اور ان کا تحقیقی مقالہ جلد ہی کتابی صورت میں منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ ڈاکٹر ابھے کمار جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں سیاسی طور پر بھی نہایت فعال اور متحرک رہے۔

ڈاکٹر ابھے کمار کی صحافتی اور علمی خدمات کم وبیش دو دہائیوں پر محیط ہیں۔ عملی تجربات کے ساتھ ساتھ وہ جدید صحافتی نظریات و مباحث سے بخوبی آشنا ہیں۔ ان موضوعات پر وہ مختلف اداروں میں لیکچر بھی دیتے ہیں۔ یوٹیوب اور دوسرے ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر ان کے بہت سے سارے لیکچر موجود ہیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار پرنٹ اور الیکٹرانک دونوں میڈیا میں سرگرم اور فعال ہیں۔ موصوف اردو، ہندی، انگریزی کے قومی رسائل اور اخبارات میں علمی و صحافتی مضامین تسلسل کے ساتھ لکھتے رہے ہیں۔ انقلاب، راشٹریہ سہارا، وائر اردو، سیاست، انڈیا ٹوڈے، جن میڈیا، کاونٹر کرنٹس، فارورڈ پریس، دی بک ریویو، مین اسٹریم ویکلی جیسے اخبارات و رسائل میں ان کی تحریریں پابندی سے شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کی صحافتی خدمات کے عوض انھیں ''مولوی محمد باقر ایوارڈ'' اور ''تہذیبی ایورا ایوارڈ'' جیسے اہم اعزازات سے بھی نوازا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر ابھے کمار صحافت کے ساتھ ساتھ درس و تدریس سے بھی وابستہ ہیں۔ ان کی تقرری مگدھ یونیورسٹی، بودھ گیا میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر ہوئی ہے۔ اس سے قبل وہ ملک کے کئی اہم اداروں میں عارضی طور پر اپنی تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ابھے کمار کا اصل میدان سیاسیات ہے، لیکن وہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اردو بھی پڑھاتے رہے ہیں، جو ان کی اردو دوستی کی عمدہ مثال ہے۔ ڈاکٹر ابھے کمار بطور اُستاد نہایت سنجیدہ اور ذمہ دار شخص ہیں۔ ان میں ہر لمحہ کچھ نیا سیکھتے رہنے کی تڑپ رہتی ہے۔ لہٰذا بنیادی حوالوں سے براہِ راست استفادہ کرنے کی غرض سے انھوں نے کسی حد تک عربی، فارسی اور بنگلہ بھی سیکھ لی ہے۔ راقم الحروف ڈاکٹر ابھے کمار کو کم وبیش پندرہ برسوں سے جانتا ہے۔ میں نے انھیں ہمیشہ کتابوں اور رسائل میں مصروف دیکھا ہے۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی کے برہم پترا ہاسٹل میں انھیں قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں انھیں ملک کی گنگا جمنی تہذیب اور مشترکہ کلچر کا سچا امین و پاسدار مانتا ہوں۔ وہ صبر و قناعت، حق پرستی

اور باہمی رواداری کی سراپا تصویر ہیں۔ ڈاکٹر ابھے کمار سے ملنے والا ہر شخص ان کا مرید ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی تعریف پسند نہیں کرتے۔ وصی احمد الحریری نے اپنے مضمون بعنوان ''جدید اردو صحافت کا ایک بے لوث خادم: ڈاکٹر ابھے کمار'' میں لکھا ہے:

''ڈاکٹر ابھے کمار جیسے نوجوان اور قابل اسکالر سے مل کر لکھنے پڑھنے اور زندگی میں کچھ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ وہ خود میں ایک انجمن، ایک تحریک، ایک انسائیکلوپیڈیا اور چلتی پھرتی لائبریری ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ وہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی کی دانشورانہ روایت کے امین اور ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کے پاسبان ہیں۔ سماج میں ایسی صاف دل، نیک، ملنسار، متحرک اور فعال شخصیت کا وجود کسی نعمت سے کم نہیں۔''

(روزنامہ سہارا، پٹنہ، 26/جون، 2021، صفحہ/7)

ڈاکٹر وصی احمد الحریری نے ابھے کمار کی شخصیت پر نہایت دیانتداری کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ خاص طور پر ان کی حق گوئی اور بے باکی کا ایک زمانہ معترف رہا ہے۔ اپنے مخصوص مزاج کے سبب موصوف نے بہت سارے نقصانات بھی اٹھائے ہیں، لیکن قلم کے وقار کا کبھی سودا نہیں کیا۔ دراصل ڈاکٹر ابھے کمار کا قلم ہمیشہ غریبوں اور مظلوموں کا زبردست حمایتی رہا۔ ڈاکٹر ابھے کمار کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ملک کی جمہوری قدروں سے والہانہ محبت ہے۔ ان اقدار و روایات کے تحفظ کے لئے وہ ہر آن فکرمند نظر آتے ہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ ڈاکٹر ابھے کمار ملک کے جمہوری اقدار اور اردو زبان کی بقا و تحفظ کے لئے کوشاں رہیں گے۔

❖❖❖

Dr Mahboob Hasan
Assistant Prof.Urdu Department
DDU, Gorakhpur University
Gorakhpur(UP) Pin-273009
Mob. 8527818385